بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۲۶ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱۰½ بجے رات کی اطلاع ہے۔ کہ حضور کو اسہال کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو پیٹ درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محلہ دارالانوار میں جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج کی کوٹھی کی بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔ احباب بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس مکان کو مکینوں کے لئے بابرکت بنائے۔

شیخ یوسف علی صاحب چند روز سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آزاد علاقہ کے مسلمان موپلے اور حُر

مسلمانوں کی قوت عمل کس طرح ضائع ہو رہی ہے

جب کسی قوم پر ذلت وادبار کے دن آتے ہیں۔ تو جہاں وہ سستی۔ کوتاہی اور بے عملی کا شکار بن جاتی ہے۔ وہاں جو لوگ اپنے اندر کچھ کرنے کی طاقت اور اہلیت رکھتے ہیں۔ وہ غلط راہ نمائی کی وجہ سے ایسا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ جو نہایت نقصان دہ اور تباہ کن ہوتا ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ ان کا ایک طبقہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے کی وجہ سے عملی میدان میں سب قوموں سے پسماندہ ہے یاس اور ناامیدی کا اس پر ایسا غلبہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ اپنے اندر قطعاً کوئی قوت عمل نہیں پاتا۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ ہیں۔ جو ترقی کرنے کی خواہش تو رکھتے ہیں ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور ہر قسم کی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن جب ان کا جوش موجزن ہوتا ہے۔ تو غلط راہ نمائی کی وجہ سے ایسے ٹیڑھے راستہ پر جا پڑتے ہیں۔ کہ وہ ان کے لئے تباہی کا باعث تو ہوتا ہی ہے تمام مسلمانوں کو بھی سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ اس بارے میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

آزاد علاقہ کے مسلمان بہادری اور شجاعت کے لحاظ سے خاص خصوصیت رکھتے ہیں۔ اور اگر ان کے جوش۔ ان کی قوت عمل اور ان کی طاقت کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ اور ان کی راہ نمائی تعلیم اسلام کے مطابق ہو تو وہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی مفید اور اسلام کے لئے بڑے خدمت گزار ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ غلط راستہ اختیار کرنے کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ غیر مسلموں کی جان اور مال پر قبضہ کر لینا اسلام کی رُو سے نہ صرف جائز بلکہ کار ثواب ہے۔ اس لئے وہ لوٹ مار اور قتل و غارت کرتے رہتے ہیں۔ اس کے جواب میں جب گورنمنٹ تعزیری کارروائی کرتی ہے۔ تو ان لوگوں کو سخت جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ گویا وہ اپنی غلط روی کی وجہ سے نہ صرف خود نقصان اٹھاتے ہیں۔ اور دیگر اقوام کی طرح ترقی کرنے سے ابھی تک محروم ہیں۔ بلکہ اس قوت کو جس سے صحیح رنگ میں اسلام اور مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت کی جا سکتی ہے ضائع کر رہے ہیں:۔

اسی طرح جنوبی ہند میں ایک موپلا قوم ہے جو مسلمان ہے۔ بڑی بہادر اور جفاکش ہے اگر اس کی صحیح رنگ میں تنظیم ہو۔ اور اس کے درست طریق پر کام لیا جائے۔ تو وہ بہت مفید بن سکتی ہے۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسرے مسلمانوں کے لئے اور اسلام کے لئے اعلیٰ خدمات بجا لا سکتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا۔ بعض لوگوں نے خود غرضیوں کی بنا پر اسے ایسے غلط راستہ پر ڈال دیا۔ کہ وہ مسلح بغاوت کی مجرم قرار پا گئی۔ اور پھر اسے ایسے مصائب میں سے گذرنا پڑا۔ کہ ایک عرصہ دراز کے لئے وہ ساری کی ساری قوم مفلوج اور بے کار ہو کر رہ گئی ہے:۔

اسی طرح آج کل صوبہ سندھ میں جو شورش بپا ہے۔ اور جس کے انسداد کے لئے حکومت زیادہ سے زیادہ سخت کارروائی کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کے ایک پرجوش مگر عاقبت نااندیش اور گمراہ فرقہ کی پیدا کردہ ہے۔ جو حُر کہلاتے ہیں۔ اور ایک پرانی گدی پیر پگاڑو سے منسلک ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ صوبہ سندھ میں اس گدی سے عقیدت رکھنے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے اس گدی کے سجادہ نشین کا لقب "پگاڑو" اس پگڑی کی وجہ سے پڑا ہوا ہے۔ جو قدیم بزرگوں سے اس خاندان میں چلی آتی ہے۔ اور ہر سجادہ نشین کے فوت ہونے پر اس کے جانشین کو پہنائی جاتی ہے۔ موجودہ پیر صاحب پگاڑو کے تعلقات حکومت سے ایک عرصہ سے بگڑے ہوئے ہیں۔ اور ۱۹۳۲ء میں بعض خطرناک مقدمات کے نتیجہ میں قید بھی کاٹ چکے ہیں۔ قید سے رہائی کے بعد انہوں نے کانگرس میں شمولیت اختیار کر لی۔ اور اپنے مریدوں کے نام حکم جاری کر دیا۔ کہ وہ چرخہ کاتیں کھدر پہنیں۔ اور گائے قطعاً ذبح نہ کریں۔ کانگرس بھی ان کا خاص خیال رکھتی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس کے ایک لیڈر کو ایک رقم اس غرض سے بھیجی گئی تھی۔ کہ پیر صاحب کے لئے کھدر مہیا کر دیں۔ انہی کانگرسی لیڈر کی طرف سے اسمبلی میں سوال کئے جاتے رہے۔ جن کا مدعا یہ تھا۔ کہ حُروں کے خلاف جو پابندیاں عائد تھیں۔ ان کو نرم کر دیا جائے۔ حکومت نے جب دیکھا۔ کہ پیر صاحب کی سرگرمیاں امن عامہ کے خلاف روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ تو ان کو کراچی لا کر نظر بند کر دیا گیا۔ لیکن پیر صاحب وہاں سے بغیر اجازت سکھر چلے گئے۔ اس پر قوانین دفاع ہند کے ماتحت انہیں گرفتار کر کے سندھ سے باہر بھیج دیا گیا:۔

اسی دوران میں پیر صاحب کے ان مریدوں نے جو "حُر" کہلاتے ہیں۔ قتل و غارت کا کام شروع کر رکھا تھا۔ جس کا زیادہ تر نشانہ مسلمان یا وہ علماء تھے۔ جو پیر صاحب اور ان کے مریدوں کے ہم عقیدہ نہ تھے۔ یا ان کے عقائد پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض خاص حلقوں کی طرف سے حُروں کی حوصلہ افزائی کی گئی یہ سمجھ کر کہ ان کی سرگرمیاں مسلمانوں کے خلاف ہیں لیکن کراچی میل کے حادثہ کے بعد پے در پے ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ آج سندھ میں بے حد پیچیدہ صورت پیدا ہو چکی ہے۔ اور حکومت پوری سرگرمی سے اس کی اصلاح کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کا انجام کیا ہوگا۔ یہ کہ حُر کہلانے والوں کا اول تو ممکن ہے کہ نام و نشان مٹ جائے۔ یا اس قدر کچل دیئے جائیں

کہ عرصہ دراز تک انہیں ہوش نہ آئے:۔ ان المناک واقعات پر غور فرمایئے کیا ان سے ظاہر نہیں۔ کہ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو قربانی کر سکتے ہیں۔ جن میں جوش اور ولولہ پایا جاتا ہے۔ جن میں جرأت و دلیری موجود ہے۔ جن کو شجاعت و دلیری ورثہ میں ملی ہے وہ غیروں کے یا ان اپنوں کے جو غیروں سے بھی بدتر ہیں ہتے چڑھ کر کس قدر غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور پھر کس قدر ذاتی اور قومی نقصان اٹھاتے ہیں۔ کاش وہ اب بھی دوست دشمن میں تمیز کرنا سیکھیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی راہ نمائی کے لئے جس انسان کو موجودہ زمانہ میں بھیجا۔ اور جسے قبول کرنے والے جتنیں دانتوں میں ہوتے ہوئے محض صحیح اور درست راہ نمائی کی وجہ سے روز بروز ترقی کر رہے اور بڑے بڑے معاندین کو شکست پر شکست دے رہے ہیں۔ اسے قبول کر کے احمدیت میں داخل ہو جائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے

"اس میں کیا شک ہے کہ بے شمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ فعل یا حرکت بلاشبہ مجھے ہلاکت تک پہنچائے گی تم فی الفور اس سے رک جاتے ہو۔ اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے۔ کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی۔ کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اس مرغزار میں چر نہیں سکتی۔ جس میں شیر سامنے کھڑا ہے۔ پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ اور تم تو انسان ہو۔ اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے۔ تو وہ یقین ضرور اسے گناہ سے بچائے گا۔ اور اگر وہ نہیں بچ سکا۔ تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے۔ کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے۔ اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے۔ اس کا اصل سبب عدم یقین ہے۔ کاش میں کس دف کے ساتھ اس کی منادی کروں۔ کہ گناہ سے چھڑانا یقین کا کام ہے۔ جھوٹی فقیری مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے۔ خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے۔ وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے۔ اور مردار ہے۔ اور ناپاک ہے۔ اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے۔ جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے۔ اور وہ پر جو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو۔ جس کی طرف تم نے جانا ہے"

(نزول المسیح صفحہ ۹۶)

جماعت احمدیہ قادیان کا یوم التبلیغ غیر مسلموں کے متعلق

قادیان ۱۴ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قادیان نے غیر مسلم اصحاب کے متعلق نہایت عمدگی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ تمام دوکانیں اور کاروبار بند کر کے قادیان کے اردگرد دس بارہ میل کے حلقہ میں تقریباً ایک سو دیہات میں احباب وفود کی صورت میں بھیجے گئے۔ جو صبح سے شام تک تبلیغ کرتے رہے۔ اس موقعہ پر نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے تقریباً ۸۰ ہزار کی تعداد میں مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ اردو ہندی گورمکھی اور انگریزی زبانوں میں طبع کرا کر قادیان اور بیرونی جماعتوں کو بھیجے گئے۔ قادیان کے بعض احباب متصلہ دیہات کے علاوہ نزدیکی قصبوں اور شہروں۔ مثلاً بٹالہ دھاریوال گورداسپور پٹھانکوٹ وغیرہ میں بھی تبلیغ کی غرض سے گئے۔ تقریباً ہر جگہ غیر مسلم اصحاب نے توجہ اور محبت سے باتیں سنیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ امن و امان کے ساتھ تبلیغ کا فریضہ ادا کیا گیا:۔

ایک علمی جلسہ میں علمائے جماعت احمدیہ کی دلچسپ تقریریں

قادیان ۱۴ مئی کل بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں مجلس ارشاد کے زیر اہتمام اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں ایک علمی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح ناصری اور ان کی والدہ کے مس شیطان سے پاک ہونے کے موضوع پر مقالہ پڑھا کی جس کے دوران میں ان احادیث پر بھی جرح کی۔ جن پر بعض کم فہم اس خیال کی بنیاد رکھتے ہیں۔ کہ سوائے حضرت مسیح اور انکی والدہ کے باقی سب انسانوں کو شیطان نے مس کیا۔ ان کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "مسیح کا مردے زندہ کرنا" کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔ اور اناجیل نیز قرآن شریف کی آیات سے ثابت کیا۔ کہ مردوں سے مراد روحانی مردے ہیں نہ کہ جسمانی۔ تیسرا مقالہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھا۔ جس میں ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصری خالق طیور نہ تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ ناکارہ وجودوں کی اعلیٰ تربیت کر کے ان کو بلند پایہ انسان بنا دیتے تھے۔ چوتھا مقالہ حضرت مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کے موضوع پر مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے نے پڑھا۔ جس میں بتایا۔ کہ بن باپ پیدا ہونے میں حضرت مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اناجیل سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ کہ کئی اور انسان بھی بن باپ پیدا ہوئے۔ پس اس پر عیسائی صاحبان الوہیت مسیح کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔

آخری مقالہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا مسیح کے روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہونے کے موضوع پر تھا۔ آپ نے ثابت فرمایا کہ ان الفاظ کے استعمال سے عیسائی صاحبان کو حضرت مسیح کو ازلی ثابت کرنا درست نہیں۔ حضرت میر صاحب تنگی وقت کی وجہ سے سارا مقالہ نہ پڑھ سکے۔ آخر میں آپ نے احباب جماعت کو نصیحت کی کہ وہ علمی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین بننے کی کوشش کریں۔ بعدہ دعا جلسہ برخاست ہوا۔

تبصرہ برحالات حاضرہ

از جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے کوہ مری

زحرص و آز خود گردید این تہذیب نو رسوا
بہ دجل آمریت در جہاں جنگ جدل افتاد
ز آسیب ہلاکت کس نمے یارد کہ بگریزد
ز آتشباری پیہم وجود آب آتش شد
طیور و وحش را یک آفت ضیق النفس بگرفت
قیامت خیز منظرہا کہ رو داد است در عالم
یتیماں خستہ حال و بیوگاں بر خاک مسکینی
ہر انسانے کہ مست نشۂ صہبائے عشرت بُو
ہزاراں بے گناہاں لقمۂ تیغ اجل گشتند
چہ خواہد پیش آمد نوع انساں را دریں عالم
تباہی جہاں فرزانہ را دیوانہ کرد آخر
پریشاں حال در اقصائے عالم ہرزہ مے گردند
بیا اندر پناہِ سد ذوالقرنین اے غافل
مسیحائے زماں و مہدی و ہادی ایں دوراں
طلسم سامری دجل را بشکست اعجازش
الٰہی از طفیل احمد مرسل جری اللہ

شرر ایں بولہب انداخت در دنیا و مافیہا
شکستہ شیشۂ امن و اماں بر سینۂ خارا
کہ مثل پنبہ فلخیدہ شد است ایں تودۂ غبرا
سمندر گشت ماہی در درون و دطۂ دریا
دخاں پر سموم است ایں فضائے گنبد خضرا
فراش کرد مادر پسر خود را اندریں غوغا
زمانہ در خروش آمد زیارب ہا و یارب ہا
کنوں در بند کابوس از خیال عشرت فردا
ہزاراں بہمناں رفتند اندر کام اژدرہا
تجاوز کرد ایں معنی ز حد فکرتِ دانا
دماغش گشتہ ماؤف از حدوث ملت سودا
دوائے درد ایشاں در طواف مسجد اقصیٰ
کہ ایں حصن حصین است از برائے فتنۂ صغرا
کمالش قبلہ جان و جمالش کعبۂ دلہا
منور کرد عالم را ز تنویر ید بیضا
نگہدار احمدیت از بلائے مطلقۃ الکبرے

امانے دہ ز ہر کیف بلا ایں قوم احمد را
کہ فریادش رسیدہ تا بہ سقف گنبد مینا

درس الحدیث

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں کیا تھا

محقق شیعہ تو نہیں۔ مگر عام شیعوں کا یہ خیال ہے۔ کہ موجودہ قرآن کریم مکمل نہیں ان کے خیال کے مطابق مکمل قرآن مجید چالیس پارہ کا نازل ہوا تھا۔ جو مکمل صورت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تھا۔ اور آج کل وہ ایک غار میں ہے۔ جسے امام مہدی کے ظہور کے وقت نکالا جائے گا۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس قسم کے خیالات کا رد فرما چکے ہیں۔ آپ نے ایک دن منبر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا۔ کہ دیکھو لوگو! بے شک ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اور آپ کے اہل بیت میں سے ہیں۔ مگر اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز ہے۔ جو موجودہ قرآن شریف کے علاوہ ہے۔ ہمارے پاس یہی قرآن ہے۔ اسی کو ہم پڑھتے ہیں۔ ہاں ایک کاغذ ہے جس میں بعض حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔ وما فی ھذہ الصحیفۃ فنشرھا۔ اور جو کچھ اس کاغذ میں تھا۔ اس کو آپ نے سنا دیا۔ اس کاغذ میں ایک بات تو نصاب زکوٰۃ کے متعلق تحریر تھی۔ کہ اس قدر اونٹ ہوں۔ تو فلاں عمر کا اونٹ زکوٰۃ میں دینا چاہیئے۔ اور اتنی تعداد پر فلاں عمر کا۔ پھر دوسری بات یہ تھی۔ کہ:۔ المدینۃ حرم من عیر الی ثور۔ یعنی مدینہ عیر مقام سے ثور تک حرم ہے اس لئے فمن احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ جس نے مدینہ میں کوئی بدعت نکالی۔ اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنتیں پڑیں گی۔

فرمایا۔ دین میں بدعت پیدا کرنا تو ہر شہر میں بُرا ہے۔ پھر مدینہ کی خصوصیت کیوں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض باتیں مکان کی خصوصیت کی وجہ سے یا زمانہ کی خصوصیت کی وجہ سے یا بعض حالات کی وجہ سے بہت بُری اور معیوب ہو جاتی ہیں جو دوسرے حالات میں اتنی بُری نہیں ہوتیں مثلاً کسی کو گالی دینا بہت بُری بات ہے مگر باپ کو گالی دینا بہت ہی بُری بات ہے اور پھر رسول کو یا خدا کو گالی دینا تو ایسی بات ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر بُرائی اور نہیں ہو سکتی۔ پس بعض حالات میں ایک ہی غلطی بڑا بھیانک جرم بن جاتا ہے۔ جو دوسرے حالات میں ایسا نہیں ہوتا۔ فرض کرو اگر کوئی احمدی لاہور میں کوئی بُری حرکت کرتا ہے۔ تو وہ حرکت بُری تو ضرور ہے۔ اسے اس طرح نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اگر قادیان میں وہی بات کی جائے۔ تو وہ بہت ہی بُری ہو گی۔ اور ایسے شخص کا قصور لاہور والے سے کہیں زیادہ سمجھا جائے گا کیونکہ یہ مقام ایسا ہے۔ جہاں نبی مبعوث ہوا۔ اور یہاں سے تجدید دین اسلام ہوئی اس لئے یہاں کے لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ ان کو دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ پس یہاں کے لوگوں کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ بے شک ہم میں سے کسی کا فعل کسی پر حجت نہیں ہے۔ حجت صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فعل ہی ہے۔ مگر کمزور لوگوں کو ہماری غلطیوں کی وجہ سے ٹھوکر ضرور لگ سکتی ہے اس لئے ہم کو بُری رسوم سے بُرے خیالات اور بُری عادات سے بچنا چاہیئے۔ اور اسلام کے صحیح طریق پر چلنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قادیان کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ:۔

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

حرم ہونے کا صرف یہی مطلب نہیں ہے۔ کہ لڑائی جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان سب باتوں سے مقصد یہ ہے۔ کہ اس کو تمام پلیدیوں سے صفا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دوسرے شہروں کے لئے نمونہ ہے۔ پس ہم لوگوں کو بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ قادیان میں یہ ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ اگر ایسے مقام پر رہ کر پھر بھی انسان بُری باتوں کو نہ چھوڑے تو اس کی سزا بڑھ جاتی ہے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو مدینہ منورہ میں بدعت نکالتا ہے۔ اس پر خدا کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی لعنتیں پڑتی ہیں۔ کیونکہ وہ جو اپنے بد نمونہ سے دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ اس سے بڑھ کر بدبخت کون ہو سکتا ہے؟

تیسری بات اس صحیفہ میں یہ لکھی ہوئی تھی کہ ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم۔ یعنی ایک مسلمان اگر کسی دشمن کو پناہ دیتا ہے۔ تو سب مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس کو پناہ دیں۔ خواہ پناہ دینے والا کتنا ہی ادنےٰ مسلمان ہو مثلاً ایک قلعہ کا مسلمانوں نے محاصرہ کر رکھا ہو۔ اور اہل قلعہ تقریباً مغلوب ہو چکے ہوں۔ کہ دشمن کا کوئی آدمی کسی مسلمان سے پناہ کا وعدہ لے کر قلعہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اب کسی مسلمان کو حق نہیں۔ کہ وہ محصورین میں سے کسی کو قتل کر دے۔ کیونکہ ان کو ایک مسلمان پناہ دے چکا ہے۔ مسلمان اب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ ہمارے سپہ سالار نے پناہ نہیں دی۔ اس لئے ہم ان کو قتل کرتے ہیں۔ کیونکہ ذمۃ المسلمین واحدۃ۔ مسلمان اپنے آدمی کو سزا دے سکتے ہیں۔ کہ تو نے خود کیوں ان سے معاہدہ کیا۔ مگر قلعہ والوں کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اس معاہدہ کی حرمت ان پر واجب ہے۔ ہاں ایک صورت ہو سکتی ہے جس سے اس معاہدہ پر قائم رہنا ان کے لئے ضروری نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر کوئی منافق شرارت اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی نیت سے دشمن کے ساتھ کوئی معاہدہ کرے۔ تو اس کی پابندی ضروری نہیں ایسے موقعہ پر افسر کو اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ یہ معاہدہ کیسے شخص نے کیا ہے۔ لیکن اگر کسی مسلمان نے غلطی سے اپنے افسر کی اجازت کے بغیر کسی کو پناہ دے دی۔ تو مسلمانوں کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے کئے ہوئے معاہدہ پر قائم رہیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو مسلمانوں کا اعتبار اٹھ جائے۔ فرض کرو ایک مسلمان کسی کو پناہ دے کر گھر لے آتا ہے مگر رات کو اس کا بھائی یا کوئی پڑوسی اس کو قتل کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں نے تو اس کو پناہ نہیں دی تھی۔ تو پھر اسلام کی تعلیم میں کیا خوبی رہی۔ اور اس کی تعلیم کیونکر بے مثال ہو سکتی ہے۔ اسلام نے سب مسلمانوں میں ایک اخوت کا رشتہ قائم کیا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ سب مسلمان ایک مسلمان کے معاہدہ کے پابند ہوں۔

پانچویں بات اس خط میں یہ تھی من والی قوماً بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ کہ جس نے کسی غلام کو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر اپنے ہاں رکھ لیا۔ اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

فرمایا۔ آج کل غلام تو نہیں رکھے جاتے اس لئے موجودہ حالات کے لحاظ سے یہ بات نوکروں کے متعلق ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ شکایت اکثر سننے میں آتی ہے۔ کہ لوگ ایک دوسرے کے ملازموں کو بہلا کر خود رکھ لیتے ہیں۔ یعنی کہتے ہیں۔ کہ وہاں تم سے زیادہ کام لیا جاتا ہے تم ہمارے ہاں آ جاؤ۔ ہم تم کو آٹھ آنے زیادہ دے دیں گے۔ اسی طرح مکانوں کے متعلق لوگ کرتے ہیں۔ ایک شخص مکان کرایہ پر لیتا ہے پھر دوسرا آتا ہے۔ اور کچھ زیادہ کرایہ دے کر مکان خالی کرا لیتا ہے۔ یہ سب باتیں اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اسلام مسلمانوں میں ایک اخوت قائم کرتا ہے۔ اور یہ باتیں اسلامی اخوت کو نقصان پہونچانے والی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ کہ کسی کی نعمتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ جو مانگنا ہے۔ خدا سے مانگو۔ ورزق ربک خیر وابقیٰ۔ خدا کے خزانوں میں کمی نہیں۔ اس کے خزانے بہترین ہیں۔ پس یہ اخلاق کے بالکل خلاف ہے۔ کہ کسی کے ملازم کو ورغلا کر اپنے ہاں رکھ لیا جائے۔ یا کسی کا زیادہ کرایہ دے کر اپنے بھائی سے چھین لیا جائے۔ اسلام نے یہ کہہ کر انما المؤمنون اخوۃ مسلمانوں میں اخوۃ کا رشتہ قائم کر دیا ہے اس لئے جو باتیں اس اسلامی اخوت کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ وہ سب ناقابل برداشت ہیں اس لئے احادیث میں آتا ہے۔ کہ کسی کے نکاح کی گفتگو ہو رہی ہو۔ تو جب تک گفتگو ختم نہ ہو جائے اس جگہ خود نکاح کی درخواست نہ کرو۔ جب کوئی سودا خرید رہا ہو۔ تو اس چیز کو خود خریدنے کی کوشش نہ کرو۔ اسی طرح بھاؤ پر بھاؤ چڑھا کر خریدنا یہ سب ایسی چیزیں ہیں جن کو ہماری شریعت میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے پس چاہئے کہ ہم ایسی تمام باتوں سے بچیں جن سے آپس میں نفاق بڑھنے کا اندیشہ ہو۔ عبدالکریم شرما۔

کاسر الصلیب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موجودہ زمانہ کے متعلق مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امرٌ اکبر من الدجال (مشکوٰۃ) یعنی ابتدائے آفرینش سے قیامت تک دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں اس خطرناک فتنہ کی خبر کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو یہ بشارت بھی دی تھی۔ کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم نیز فرمایا والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب الخ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۶۶ مصری) یعنی تمہارے لئے وہ کیا ہی مبارک وقت ہوگا۔ جب تم میں مسیح ابن مریم نازل ہوگا۔ وہ تمہارا امام ہوگا۔ اور وہ تم ہی میں سے ہوگا۔ وہ صلیبی فتنہ کو پاش پاش کرے گا۔ اور دجال کی دجالیت کا ابطال اس کی بعثت کا اہم مقصد ہوگا۔

کسر صلیب سے مراد

کسر صلیب سے مراد ظاہری اور مادی صلیبوں کا توڑنا نہیں جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے۔ بلکہ اس سے مراد مذہب عیسوی کا بطلان ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۲۲۱ میں علامہ بدرالدین صاحب لکھتے ہیں۔ فتح لی ھھنا من الفیض الالٰہی وھو ان المراد من کسر الصلیب اظہار کذب النصاریٰ یعنی کسر صلیب کے معنی خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھ پر یہ کھلے ہیں۔ کہ اس سے مراد نصاریٰ کے دین کا کذب ظاہر کرنا ہے۔ اسی طرح لغت کی مشہور کتاب مجمع البحار جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ پر کسر صلیب کے معنی یرید ابطال الشریعۃ النصاریٰ لکھا ہے یعنی کسر صلیب سے مراد عیسائی مذہب کے ابطال کو ظاہر کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چونکہ دعوےٰ فرمایا ہے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ اس لئے حدیث مذکورہ بالا کے رو سے آپ کا فرض کسر صلیب بھی ہے۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

”خدا تعالےٰ نے آسمان سے دیکھا کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری صاحبان سچائی سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے۔ بلکہ ان کا خدا انہی کی ایجاد ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے اس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو ان کے دام تزویر سے چھڑائے۔ اس لئے اس نے اپنے اس مسیح کو بھیجا۔ تا وہ دلائل کے حربہ سے صلیب کو توڑ دے۔“ (تریاق القلوب صفحہ ۸)

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ موجودہ عیسائیت کی بنیاد عقیدہ کفارہ اور حضرت مسیح کی صلیبی موت پر ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تو پادری صاحبان کا تعمیر کردہ محل پیوند زمین ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت کو خود عیسائی صاحبان بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل شہادتیں اس بیان کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(۱) پولوس کرنتھیوں کے نام اپنے پہلے خط میں لکھتے ہیں۔ ”جب مردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اٹھا۔ تو ہماری منادی عبث ہے۔ تمہارا ایمان بھی عبث بلکہ ہم خدا کے جھوٹے گواہ بھی ٹھہرے“ (۱۵ / ۱۳ تا ۱۵)

(۲) ڈاکٹر زویمر مشہور امریکن مشری لکھتے ہیں۔ اذا کان ایماننا ھذا خطاءً کانت مسیحیتنا بجملتھا باطلۃ (السر العجیب صفحہ ۱۴) یعنی اگر ہمارا مسیح کی صلیبی موت پر ایمان غلط ثابت ہو جائے تو ساری عیسائیت باطل ہو جاتی ہے۔

مسلمان محققین نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ امیر شکیب ارسلان مشہور شامی زعیم لکھتے ہیں۔ واما النصرانیۃ فلان مدارھا کلھا علی موت المسیح مصلوباً فداءً علی البشر فان لم یکن مات مصلوباً انہدمت العقیدۃ المسیحیۃ کلھا (حاضر العالم الاسلامی جلد ۱ صفحہ ۹۸) کہ عیسائیت کا سارا انحصار مسیح کے صلیب پر بطور کفارہ مر جانے پر ہے۔ اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تو مسیحیت کی عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔

اب میں مختصر طور پر وہ دلائل پیش کرتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اناجیل سے حضرت مسیح ناصری کے صلیب پر وفات نہ پانے کے متعلق بیان فرمائے ہیں۔

پہلی دلیل

”اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جائے گا۔ کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔“ (متی ۱۲ / ۳۹ تا ۴۰)

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے واقعہ صلیب کو حضرت یونس علیہ السلام کے معجزہ سے مشابہت دی ہے۔ یعنی جس طرح حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ ہی گئے۔ اور زندہ ہی باہر آئے۔ اسی طرح میں بھی زندہ ہی قبر میں داخل ہونگا۔ اور زندہ ہی قبر سے نکالا جاؤنگا۔ اگر عیسائیوں کے خیال کے مطابق یہ سمجھا جائے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو کر دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ تو اس سے حضرت مسیح کی یہ پیشگوئی غلط ٹھہرتی ہے کیونکہ اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ وہ مر کر زندہ ہوگئے تھے۔ تو بھی یونس نبی کے معجزہ سے اسکو کوئی مشابہت نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یونس مر کر دوبارہ زندہ نہیں ہوئے تھے پس مسیح کے کلام کو سچا ٹھہرانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ان کے متعلق یہ اعتقاد رکھا جائے۔ کہ آپ صلیب سے زندہ اتر کر تین دن رات ایک گڑھے میں رکھے گئے۔ اور موت و حیات کی سخت کشمکش میں رہ کر آخر موت کے پنجہ سے بچ نکلے۔ اس طریق سے آپ کی پیشگوئی اور معجزہ دونوں درست ٹھہرتے ہیں۔

دوسری دلیل

”تب اس نے (یعنی مسیح نے) ان سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے۔ بلکہ میری موت کی سی حالت ہے۔ تم یہاں ٹھہرو۔ اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ اور کچھ آگے بڑھ کر مونہہ کے بل گرا۔ اور دعا مانگتے ہوئے کہا۔ کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے گزر جائے۔ تو بھی میری خواہش نہیں بلکہ تیری خواہش کے مطابق ہو۔“ (متی ۲۶ / ۳۸ تا ۳۹) اس حوالہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے مرنا نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ وہ گڑ گڑا کر اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتے تھے کہ صلیبی موت ٹل جائے اس کے بعد یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ آیا ان کی یہ دعا قبول ہوئی۔ اس کے لئے عبرانیوں ۵ / ۷ تا ۹ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جہاں لکھا ہے ”اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں۔ اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔“

یہ حوالہ اس امر پر نص صریح ہے کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر نہیں فوت ہوئے۔

تیسری دلیل

”وہ دن تیاری کا تھا بلکہ بڑا ہی سبت تھا۔ پلاطس سے عرض کی۔ کہ انکی ٹانگیں توڑی اور لاشیں اتاری جائیں۔ تب سپاہیوں نے آکے پہلے اور دوسرے کی ٹانگیں جو اسکے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے توڑیں لیکن جب انہوں نے یسوع کی طرف آکے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اسکی ٹانگیں نہ توڑیں پر سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی۔ اور فی الفور اس سے لہو اور پانی نکلا۔“ (یوحنا ۱۹ / ۳۱ تا ۳۵) اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے بچ گئے۔ کیونکہ اول تو آپکے ساتھیوں کی ہڈیوں کا توڑا جانا اور آپکی ہڈیوں کا نہ توڑا جانا اس طرف راہنمائی کرتا ہے۔ کہ آپکے بیہوش ہو جانیکی وجہ سے سپاہیوں نے عمداً یہ کہہ کر کہ آپ فوت ہو چکے ہیں آپکو چھوڑ دیا۔ اور اسی حالت میں آپ کو آپکے خفیہ شاگرد یوسف آرمتیا کے سپرد کر دیا۔

جس نے پوشیدہ طور پر پلاطس سے یسوع مسیح کی نعش لے جانے کی اجازت حاصل کر لی تھی (یوحنا $\frac{9}{38 \text{ تا } 40}$)

دوسرے مسیح کی پسلی سے خون اور پانی کے نکلنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ مردہ شخص کے جسم سے کبھی خون اور پانی نہیں نکل سکتا۔ پس یہ بھی آپ کے صلیب سے زندہ اترانے کی ایک قطعی دلیل ہے۔

چوتھی دلیل

جھوٹے مدعی نبوت کے متعلق تورات میں آتا ہے (الف) "وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے"۔ (استثناء $\frac{21}{22-23}$)

(ب) "اور وہ نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے گا"۔ (استثناء $\frac{13}{5}$)

اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مدعی نبوت تھے۔ اور یہود کے نزدیک وہ کاذب تھے (معاذ اللہ) اب اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ یہود نامسعود نے ان کو مصلوب کر دیا۔ اور وہ صلیب پر مر گئے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسیح کو معاذ اللہ ملعون ماننا پڑے گا۔ چنانچہ عیسائیوں نے جب عقیدہ کفارہ کا اختراع کیا۔ تو انہوں نے مسیح کے لعنتی بننے کا اقرار بھی کر لیا (والعیاذ باللہ) پولوس کہتا ہے:۔ "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کو لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"۔

(گلتیوں $\frac{3}{13}$)

پس عیسائیوں کے اس عقیدہ سے لازم آتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے دعوئے نبوت میں صادق نہ تھے۔ بلکہ کاذب و مفتری تھے۔ اور یہی یہود کا منشاء تھا۔ لیکن مسیح چونکہ صادق تھے۔ اس لئے ان کی صلیبی موت کا عقیدہ سراسر باطل ہے۔

پانچویں دلیل

حضرت مسیح ناصری کا مشن بنی اسرائیل کی اصلاح کرنا تھا۔ اور عیسائیوں کو بھی مسلم ہے۔ کہ فلسطین میں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے صرف $1\frac{1}{2}$ قبیلہ پایا جاتا تھا۔ اور باقی $10\frac{1}{2}$ قبیلے دنیا کے مختلف ممالک میں جا کر آباد ہو گئے تھے اور حضرت مسیح کے لئے ضروری تھا۔ کہ بنی اسرائیل کی ان گمشدہ قوموں کے پاس بھی اپنے مشن کی تبلیغ کرنے کے لئے جاتے۔ وہ خود فرماتے ہیں:۔ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ (متی $\frac{15}{24}$) نیز دوسری جگہ بیان کیا کہ "میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑخانے کی نہیں۔ ضرور ہے کہ میں انہیں بھی لاؤں۔ اور وے میری آواز سنینگی"۔

(یوحنا $\frac{10}{16}$)

اب اگر یہ مانا جائے۔ کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر مر گئے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ ان کی رسالت (معاذ اللہ) باطل ثابت ہوئی۔ پس صحیح امر یہی ہے۔ کہ وہ صلیب پر سے زندہ بچ کر ان متفرق قبائل کو پیغام حق دے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ اور طبعی موت سے فوت ہوئے۔ یہ عقیدہ اپنے واضح ثبوتوں کے ساتھ خود صلیبی مذہب کے ابطال کا بےنظیر ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔ "صلیب کی شکست میں کیا کوئی کسر باقی ہے۔ موت مسیح کے مسئلہ نے ہی صلیب کو پاش پاش کر دیا ہے۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ مسیح صلیب پر مرا ہی نہیں۔ بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے کشمیر میں آ کر مرا ہے۔ تو کوئی عقلمند ہمیں یہ بتائے۔ کہ اس سے صلیب کا کیا باقی رہتا ہے .... ایک عیسائی کو بھی یہ اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ اس مسئلہ سے عیسائی دین کا سارا تاروپود ادھڑ جاتا ہے"۔ (تبلیغ حق صفحہ ۱۶)

سید اعجاز احمد مولوی فاضل

کیا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک کلمہ طیبہ کا ایک ضروری حصہ منسوخ ہے

"پیغام صلح" کی معنے خیز خاموشی

قارئین الفضل کو یاد ہوگا۔ کہ آج سے قریباً چھ ماہ قبل میں نے جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے ایک دو نہیں بلکہ اکٹھے چار حوالے پیش کئے تھے۔ جو سب کے سب جناب مولوی صاحب کا یہ عقیدہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ ان کے نزدیک اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے کے لئے صرف توحید الٰہی کا اقرار کافی ہے۔ اور ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو جھوٹا (نعوذ باللہ) سمجھتے ہوئے بھی صرف توحید الٰہی پر ایمان لانے سے اسلام میں رہ سکتا ہے۔ میں نے ان حوالوں کو بار بار پیش کیا۔ اور اس عقیدہ کے خطرناک اور دور رس نتائج پر روشنی ڈالی۔ بالآخر کافی عرصہ کی خاموشی کے بعد پیغام صلح نے جواب میں چند سطور شائع کیں۔ جن میں جناب مولوی صاحب کی طرف یہ عقیدہ منسوب کرنے کو افتراء قرار دیا۔ اور راقم مضمون کے متعلق ارشاد ہوا۔ کہ اس کے "اوسان بجا نہیں ہیں"۔ اس پر جب اس دو حرفہ تردید کے لئے کوئی دلیل اور ثبوت طلب کیا گیا۔ تو "پیغام" نے خاموشی اختیار کر لی۔ اور یہ مہر سکوت اب تک قائم ہے۔

آج کہ اس خاموشی پر ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ میں پھر پیغام صلح کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر غیر مبایعین سے بالعموم عرض کرتا ہوں۔ کہ آخر وہ کیوں اس عقیدہ کے صاف لفظوں میں اپنے "حضرت امیر" کی پوزیشن واضح نہیں کرتے؟ میں نے جو جو حوالے پیش کئے تھے وہ چھپے ہوئے موجود ہیں۔ اور ہر ایک شخص آسانی سے انہیں پڑھ سکتا ہے۔ منطق اور فلسفہ کی موشگافی تو اس میں کوئی ہے نہیں۔ کہ استدلال کے زور سے مختلف معنے کرتے جائیں۔ بالکل صاف اور سیدھی سادی بات ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ جو شخص بھی ان حوالوں کو پڑھے گا۔ وہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوگا۔ جو میں نے نکالا۔ پھر تعجب ہے۔ کہ کیوں یہ پر اسرار مہر سکوت جاری ہے۔ نہ ان حوالوں کے کوئی اور معنے سمجھائے جاتے۔ نہ ان کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ صرف یہ فتویٰ مل جاتا ہے۔ کہ "یہ افتراء ہے"۔ آخر کیا "افتراء" ہے؟ کس طرح اور کیوں افتراء ہے کچھ تو سمجھائیے۔ بطور یاددہانی ان حوالوں میں سے ایک دو حوالے پھر پیش کر دیئے جاتے ہیں:

(۱) "اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے (۲) جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر کے کسی اور حصہ کو چھوڑتا ہے وہ دائرہ کے اندر تو ہے۔ مگر اس خاص حصہ کا کافر ہے"۔

(مولوی محمد علی صاحب پیغام صلح ۷ مارچ ۱۹۳۶ء)

خدارا بتایا جائے جب تک یہ تحریریں موجود ہیں۔ اور منسوخ نہیں کی جاتیں۔ کس طرح آنکھیں بند کر کے یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ عقیدہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف منسوب کرنا "افتراء ہے"۔

میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ اور اب پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ پیغام صلح اور دیگر غیر مبایعین کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ اول یہ کہ وہ یہ ثابت کر دیں کہ یہ حوالے غلط ہیں۔ یا نامکمل صورت میں پیش کئے گئے ہیں۔ یا ان کا وہ مطلب اور مفہوم نہیں جو بظاہر نظر آتا ہے لیکن اگر یہ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر دوسرا رستہ یہی ہے۔ کہ غیر مبہم اور واضح الفاظ میں اعلان کر دیا جائے کہ واقعی "ہمارے امیر ایدہ اللہ" کے نزدیک جو شخص صرف "لا الٰہ الا اللہ" کا اقرار کرے وہ اسلام کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کلمہ طیبہ کے دوسرے ضروری حصہ "محمد رسول اللہ" کا انکار ہی کرے۔ اس صورت میں پیغام صلح کے کالموں میں صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں یہ اعلان بھی ہو جانا چاہیئے۔ کہ اب ہمارے نزدیک۔ یا ہم از کم "امیر ایدہ اللہ" کے نزدیک۔ کیونکہ بلحاظ غیر مبایعین آزادی رائے اور حریت کے بقیہ

(بقیہ) احترام میں ایک دوسرے سے مختلف عقائد رکھتے ہیں) کلمہ طیبہ کا دوسرا ضروری حصہ "محمد رسول اللہ" اب منسوخ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسلام کے "دائرہ کے اندر" داخل ہونے کے لئے اس کے اقرار کی ضرورت نہیں رہی۔ کیا توقع رکھیں۔ کہ آپ کے پیغام صلح یا اس کے "اکابرین قوم" میں سے کوئی صاحب مہر سکوت توڑیں گے۔ خاکسار خورشید احمد از لاہور

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

حلقہ لائلپور:- شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلغ نے یکم تا ۸ مئی تقریباً ایک سو میل کا سفر کر کے ننکانہ صاحب چک ۵۶۵ اور شیخوپورہ میں پبلک تقریریں کیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے ایک مناظرہ اور سات تقریریں کیں۔ نیز بیس افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ ننکانہ صاحب میں زیر صدارت جناب سردار رتن سنگھ صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار ایک جلسہ کیا گیا جس میں حاضری تقریباً تین ہزار تھی۔ شیخ صاحب نے ایک مخالف بدزبان کنج لال بہاری کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ اور جماعت احمدیہ کی صحیح کن تعلیم سامعین کے سامنے پیش کی۔ اس جلسہ میں سناتن دھرم سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سکھ سبھا۔ کانگرس کمیٹی اور مسلم لیگ کے سیکرٹریوں نے اعلان کیا کہ مخالف مذکور ہرگز ان کا نمائندہ نہیں۔ اور اس سے کلی طور پر بیزاری کا اظہار کیا۔ خدا کے فضل سے اس کا بہت خوشگوار اثر ہوا۔

چک ۵۶۵ اور شیخوپورہ میں شیخ عبدالقادر صاحب کے علاوہ مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا نے بھی مؤثر تقریریں کیں۔ دوسرے ہفتہ میں شیخ صاحب نے ایک لیکچر اور مسئلہ اجرائے نبوت پر حافظ عبدالمجید صاحب مولوی فاضل سے ایک پرائیویٹ مناظرہ کیا۔ اس مناظرہ میں پندرہ کے قریب غیر احمدی معززین شامل تھے۔ جن پر بہت اچھا اثر ہوا۔ علاوہ ازیں اجتماعی رنگ میں وفود کی صورت میں احباب جماعت کو تبلیغ کیلئے روانہ کیا گیا۔ مسجد احمدیہ میں آپ باقاعدہ قرآن کریم کا درس دیتے ہیں اور جماعت کی اصلاح اور تربیت کی طرف خاص طور پر متوجہ ہیں۔

ایمن آباد:- جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسجد احمدیہ میں مسئلہ تقدیر۔ موجودہ عالمگیر جنگ اور مسئلہ ختم نبوت پر پُر معارف تقریریں کیں۔ غیر احمدی معززین میں سے جنہوں نے مولوی صاحب کی تقاریر سنیں۔ وہ حضرت مولوی صاحب کے گرویدہ ہو گئے۔ مستورات میں بھی آپ نے ایک تقریر کی جس میں غیر احمدی معزز مستورات بکثرت شامل ہوئیں۔

راجوری (جموں) مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے یکم تا دس مئی ۶۳ میل پیدل سفر کر کے نو مقامات کا دورہ کیا۔ تین مناظرے اور پانچ تقریریں کیں۔ اکانوے اصحاب کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی علاوہ ازیں مختلف مقامات میں آپ نے دس تربیتی لیکچر دیئے۔ آپ کی کوششوں سے دو اشخاص داخل احمدیت ہوئے۔

بنگہ (جالندھر) گیانی واحد حسین صاحب یہاں پر انفرادی طور پر تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ آپ روزانہ تقریباً دس معززین کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ جماعت کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی تندہی کیساتھ کر رہے ہیں۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

جماعت احمدیہ گنج (لاہور) کا سالانہ جلسہ

جماعت ہذا کا سالانہ جلسہ حسب اعلان الفضل ۱۶-۱۷ مئی کو ہوا۔ حاضری پہلے دن بفضل تعالیٰ پانصد سے اوپر تھی۔ اور اتوار کو آخری اجلاس میں جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی تقریر کے وقت سات سو سے بھی زیادہ ہو گئی۔ لیکن بوقت تقریر جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم بذریعہ میجک لنٹرن بفضل تعالیٰ آٹھ صد سے بھی زائد تھی۔ غیر از جماعت احباب نہایت اعلیٰ اثر لیکر گئے۔ نیز ایک صاحب چوہدری جلال الدین صاحب گل نے احمدیت میں شامل ہونے کا سٹیج پر اعلان کیا۔

اجلاس اوّل:- بروز ہفتہ ۹ بجے تا ۱۲½ بجے رات زیر صدارت جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن ریلوے۔ میاں عبدالستار صاحب قمر اجالوی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بائیبل میں پیشگوئیاں۔ اور جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے ختم نبوت پر اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب نے حیات مسیح کے عقیدہ نے اسلام کو کیا نقصان پہنچایا۔ و جناب گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ مذہب کی کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں۔

اجلاس دوم:- بروز ہفتہ صبح نو بجے تا ۱۲½ بجے زیر صدارت جناب چودہری اسداللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء ہوا۔ جناب مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل سنسکرت نے ہندو مسلم اتحاد پر و حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فضیلت اسلام پر۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شخصیت اور آپ کے کارنامے پر اور جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے پر تقاریر فرمائیں۔

اجلاس سوم:- بروز اتوار از ۴½ تا ۶½ بجے شام کو زیر صدارت مہاشہ محمد عمر صاحب ہوا۔ جناب گیانی واحد حسین صاحب نے 'ہم بابا نانک صاحبؒ سے کیوں محبت کرتے ہیں'۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے 'علامات مسیح موعودؑ' پر۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مولوی فاضل نے موجودہ جنگ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر تقریریں کیں۔

اجلاس چہارم:- بروز اتوار بوقت ۹ بجے شب تا ۱۲ بجے شب۔ زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈوکیٹ ہوا۔ جس میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ صدارتی تقریر حضرت امیر صاحب مرکز لاہور نے کی۔ اور بعد میں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے بذریعہ میجک لینٹرن تقریر کی۔

الحمد للہ! جلسہ سابقہ سالوں سے ہر حال میں بہتر و خیر و خوبی سے ختم ہوا۔

خاکسار فقیر اللہ منتظم جلسہ ہذا
جماعت احمدیہ حلقہ گنج لاہور

ہماری دشواریاں
اور
بعض احباب کا سلوک

حکومت ہند نے درآمد کی دقتوں میں مزید اضافہ ہو جانے کے باعث اخباری کاغذ کے استعمال میں اور زیادہ کفایت کرنے کے متعلق ایک نیا حکم جاری کیا ہے۔ لیکن طرہ یہ ہے کہ کاغذ کی جس قلیل مقدار کے استعمال کی اجازت ہے۔ وہ بھی آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ اس سے ہماری مشکلات کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا کوئی دوست یہ پسند کریگا کہ اپنے طرز عمل سے ہماری پریشانیوں میں اضافہ کرنے کا موجب بنے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ بعض خریداروں کا رویہ واضح طور پر پریشان کن ہے۔ وہ ہمارے متواتر اعلانات کے باوجود وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ بعض ادائیگی چندہ میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ بعض ہماری یاد دہانیوں کے باوجود ادائیگی چندہ میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے موجودہ صبر آزما مشکلات کے دور میں یہ باتیں قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ احباب اپنے طرز عمل میں اگر کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ہی تبدیلی فرمائیں گے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

ضروریات جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں

خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ جس کے لیے فی الحال مندرجہ ذیل اشیاء کے ٹینڈرز مطلوب ہیں۔ جو دوست ٹنڈر دینا چاہیں۔ وہ اپنی شرائط کے ساتھ ۲۸ رمئی ۱۹۴۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ مزید تفصیلات دفتر سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔ نرخ منوں میں درج کیا جاوے۔

سٹیم کول سیلیکٹڈ گریڈ رانی گنج فیلڈ	ایک ہزار من تک
لکڑی سوختنی	پونے دو ہزار من سے اڑہائی ہزار من تک
تیل مٹی	تیس کنستر

(خاکسار ناظم سپلائی دستور جلسہ سالانہ)

چندہ خاص پورا کرنے والی جماعتیں

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے قرضہ کی ادائیگی کے واسطے مجلس مشاورت سال ۱۹۳۰ء میں ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص تین سالوں میں وصول کئے جانے کی تجویز منظور کی گئی تھی۔ جس کی طرف سالہائے گذشتہ میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان کے ذریعہ سے اور بذریعہ اخبارات وقتاً فوقتاً جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی رہی۔ لیکن جہاں اس امر کی طرف عام طور پر جماعتوں کی طرف سے بہت کم توجہ کئے جانے پر افسوس کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ وہاں فرض شناس اور اپنی ذمہ واری کو کماحقہٗ ادا کرنی والی جماعتوں کے متعلق خاص طور پر شکریہ اور خوشنودی کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا نہایت خوشی کے ساتھ جماعتہائے احمدیہ مندرجہ ذیل کی اس حسن کارکردگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے سال ۱۹۳۸-۳۹ء سے لے کر سال ۱۹۴۱-۴۲ء تک کے چار سال کے عرصہ میں اپنے ذمہ کی چندہ خاص کی رقوم مقررہ شرح کے مطابق سو فیصدی ادا کر دی ہیں:-

حیدر آباد دکن۔ سکندر آباد (دکن) چک سکندر۔ کرتو۔ چینت کنٹھ۔ مبارک آباد (سندھ) رائے پور ضلع لدھیانہ۔ نور نگ۔ عثمان آباد۔ کالرہ دیوان سنگھ۔ پٹیالہ ساہیاں۔ سوک کلاں۔ بڈبر۔ تو تیکے۔ کانھتھاں۔ پائل۔ خانکے ہیڈ۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان جماعتوں کے جملہ افراد کو جنہوں نے اس کام میں حصہ لیا ہے جزائے خیر دے۔ اور باقی جماعتوں کو بھی اسی طرح اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

۳۱ رمئی تک مرکز میں روپیہ کا پہنچنا ضروری ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ جو تحریک جدید کا سال ہشتم کا چندہ ۳۱ رمئی تک ادا کرنے کے بارے میں ہے۔ ہر ایک جماعت میں ارسال کیا جا چکا ہے تا عہدیداران فوری توجہ کر کے اپنی جماعت سے وصول کریں۔ اور ساتھ ہی اکثر وعدہ کرنے والے احباب کو بھی ارسال کیا جا چکا ہے۔ تاکہ احباب بھی پوری کوشش کر کے ۳۱ رمئی تک ادا کر سکیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ منی آرڈر اور بیمہ کے علاوہ جو رقوم بذریعہ چک ۳۱ رمئی تک داخل ہو جائینگی اگرچہ چک ۳۱ رمئی کے بعد کیش ہونگے۔ مگر مرکز میں پہنچنے کی وجہ سے ان کی ادائیگی ۳۱ رمئی کی میعاد کے اندر سمجھی جائے گی۔ پس احباب چک کے ذریعہ بھی داخل کر سکتے ہیں۔ کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ جب ان کو کسی دوست کی طرف سے ۳۱ رمئی سے پہلے روپیہ ملے۔ اور دینے والے صاحب اُن سے کہیں کہ ۳۱ رمئی تک مرکز میں داخل کر دیا جائے۔ تو کارکن وہ رقم فوری طور پر پہنچانے کا انتظام کریں۔ صرف اطلاع دینا کافی نہ سمجھا جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

یکم جون کو وی۔پی ہونگے

الفضل مورخہ ۱۴-۱۷ امئی میں الفضل کے اُن خریدار اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا بیس جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا نام ملاحظہ فرما کر سال کا چندہ یکم جون ۱۹۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا وی۔پی روکنے کی اطلاع بھیجدیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا وی۔پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ اُن کی خدمت میں یکم جون کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

"مینیجر"

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پُرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شباکت ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کر کے تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ (عہ)

اگر آپ کو:-

دھلی سے لاہور تک ضرور ہی سفر کرنا ہے

تو

۵-۳۰ (بعد دوپہر) روانہ ہونے والی گاڑی میں زیادہ گنجائش مل سکتی ہے

بہ نسبت

اس گاڑی کے جو ۲۰-۲۰ پر چلتی ہے

سفر صرف اشد ضرورت کے پیش نظر کریں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

قبل ازیں ایک نوٹس کے ذریعہ اس ریلوے کی کمرشل برانچ میں ۸۵-۲/۵-۹۵ کے گریڈ میں بطور ٹریفک انویسٹیگیٹر تقرر کے لئے ۱۵ جون ۱۹۴۲ء تک ہر قوم کے گریجوایٹوں کی طرف سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ یہ نوٹس بذریعہ اعلان ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

جنرل مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۲۳ مئی۔ سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ خارکوف کی گلیوں میں روسی فوجیں دشمن سے لڑ رہی ہیں۔ جرمنوں نے یہاں جو حملہ کیا تھا۔ اس میں انہیں کچھ کامیابی ہوئی تھی اور کچھ آگے بڑھ گئے تھے مگر روسی بہادروں نے انہیں پھر پیچھے دھکیل دیا اور ایک مقام پر تو کئی میل پیچھے ہٹا دیا۔ تین روز کی خونریز جنگ میں پندرہ ہزار جرمن مارے گئے۔ اور ان کے ۳۰ میں سے ۵۸ ٹینک ٹھکانے لگا دئیے گئے۔ روسیوں نے دریائے ڈونیز کو عبور کر لیا ہے اور جرمنوں کی سپلائی لائن کو کاٹنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ سباسٹاپول کی روسی فوجوں نے بھی جرمنوں پر حملہ شروع کر دیا ہے۔ کرچ کے مشرق میں ابھی تک روسی فوجیں جرمنوں سے برسر پیکار ہیں۔

میکسیکو ۲۳ مئی۔ وزارت نے جرمنی اور اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کا فیصلہ کر دیا ہے اور اگلے ہفتہ تک باضابطہ طور پر اعلان جنگ کر دیا جائیگا۔ محوریوں کی گرفتاری کے احکام جاری ہو چکے ہیں اور انہیں آسانی پیدا کرنیکے لئے ملک کے اکثر علاقوں میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ ہوٹلوں۔ تفریح گاہوں اور سینماؤں میں محوری باشندوں کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ بنکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ محوری باشندوں کو ڈالروں کے عوض میکسیکو کی ہنڈیاں اور سکے نہ دیں۔ فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے آج سات گھنٹے وزارت کا جلسہ جاری رہا۔ جس میں جنگ کی سکیم مرتب کی گئی۔

چنگنگ ۲۳ مئی۔ چینی ریڈیو کا بیان ہے کہ چکیانگ کے محاذ پر جاپانیوں نے ٹونگو پر قبضہ کر کے جنوب کی طرف پیشقدمی شروع کر دی تھی مگر چینیوں نے انہیں روک دیا ہے۔ ٹنگو کے جنوب مشرق میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ ٹنگیانگ کے شمال مشرق میں بھی بہت سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

چنگنگ ۲۳ مئی۔ چینی گورنمنٹ یہاں سے غیر ضروری آبادی کو نکال رہی ہے۔ یہاں رہنے کیلئے اب خاص اجازت درکار ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ اسپر بمباری کیلئے حالات قدرے سازگار ہو گئے ہیں۔ دو روز ہوئے بیس جاپانی جنگی جہاز اچانک دریائے مین کے دہانہ کے قریب نمودار ہوئے۔ جن میں سے فوجوں نے زبردست گولہ باری کی آڑ میں فوچو کے زیریں حصہ میں اترنا شروع کیا لیکن چینیوں نے ایسا سخت مقابلہ کیا کہ وہ مجبور ہو کر جہازوں میں پھر سوار ہو گئے۔

دہلی ۲۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی فوجوں نے اب شمالی برما میں اپنا ہیڈکوارٹر برما۔ ہندوستان اور یونن کی سرحدات کے اتصال کے مقام پر بنا لیا ہے برما میں ابھی لڑائی ہو رہی ہے۔ چینی فوجیں ٹنگیا کے ہوائی اڈے پر حملے کر رہی ہیں۔

دہلی ۲۲ مئی۔ برما پر قبضہ کے بعد جاپانیوں نے تجارت پر اپنا کنٹرول کر لیا ہے۔ لوگوں کو ضروریات حاصل کرنے میں دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ایراوتی کے علاقہ سے گندم کے جہاز بھر کر جاپان بھیجدئے گئے ہیں۔ اسیطرح چاول اور کھانڈ بھی یہاں سے لوٹ کر جاپان پہنچائی جا رہی ہے۔ جاپانیوں نے ایسٹ انڈیز اور برما وغیرہ میں جاپانی زبان کی تعلیم کیلئے سکول کھولدئے ہیں۔ بنکوں اور تجارتوں کے ماہر مختلف ملکوں کے دورے کر رہے ہیں۔ بنک آف ٹیورن نے ایسٹ انڈیز میں شاخیں کھول بھی دی ہیں۔

دہلی ۲۴ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ رائل ایئر فورس نے برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر کئی حملے کئے۔ اکیاب کے ہوائی اڈے پر بمباری کیگئی اور وہاں کھڑے طیاروں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ یہاں سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر دشمن کی فوجی بارکوں اور گوداموں پر حملے کئے گئے۔ کلیوا کے نزدیک ایک دریا میں دشمن کی کشتیوں پر حملے کئے گئے۔ ہمارا صرف ایک طیارہ واپس نہ آسکا۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس ہفتہ دشمن پر بہت سے ہوائی حملے کئے گئے۔ کم از کم اسکے سولہ بمبار اور ۱۱ شکاری ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔ اور ۲۳ کو نقصان پہنچا۔ سات ہزار ٹن کا ایک جاپانی کروزر اور دو مال لے جانے والے جہاز ڈبو دئے گئے۔ جاپانی طیاروں نے مورسبی پر تین بار حملہ کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ ہمارے طیاروں نے نیوگنی کی بندرگاہ اور امبانا پر حملے کر کے دشمن کو کافی نقصان پہنچایا۔

ماسکو ۲۴ مئی۔ آج دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ خرکاف پر روسیوں کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ گذشتہ دس روز کی جنگ میں دشمن سے جو چوکیاں چھینی گئی ہیں اب انکو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ روسی فوجوں نے کرچ ایسے ڈھب سے خالی کیا ہے کہ سارا سامان ساتھ لے آئے ہیں۔ کالینن اور لینن گراڈ کے محاذ پر ایک دن کی جنگ میں ۲۵۰۰ جرمن سپاہی و افسر مارے گئے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ میکسیکو کانگرس کا اجلاس جمعرات کو ہوگا اور اسکے بعد اغلباً اعلان جنگ ہو جائے گا۔

پشاور ۲۴ مئی۔ روسی علاقہ سے جو قازق ترک وطن کر کے ہندوستان آئے تھے۔ اور کشمیر میں تھے۔ اب ضلع ہزارہ میں منتقل کر دئے گئے ہیں۔ ان میں سے قریباً ½ بیمار تھے۔ جنہیں لاریوں کے ذریعہ سے کیمپوں میں پہنچایا گیا۔

حیدر آباد دکن ۲۳ مئی۔ چینی مسلمانوں کی فیڈریشن کے نمائندہ مسٹر عثمان وو نے یہاں ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ چین اور ہندوستان کے اتحاد سے ایشیائی تہذیب کا ایک قومی محاذ قائم ہو گیا ہے۔ میں یہاں ہندوستانی اور چینی مسلمانوں کے درمیان تمدنی اور سماجی رابطہ کو استوار کرنے آیا ہوں اور مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان سیاسی طور پر بیدار ہو چکے ہیں۔

لاہور ۲۳ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو اراضی سرکاری کاغذات میں بطور بنجر درج ہے۔ اس میں اگر کوئی جنس کاشت کیجائے تو اسپر کوئی مالیہ وصول نہ کیا جائے گا۔

کولمبو ۲۳ مئی۔ ساحل سمندر سے صرف نصف میل کے فاصلہ پر ایک موٹر کشتی کے الٹ جانیسے بچاس جانیں ضائع ہو گئیں۔ ان میں سے اکثر جافنا کالج کے طلباء اور طالبات کی تھی۔ گیارہ اشخاص کو ماہی گیروں نے بچا لیا۔ مگر ان میں سے بھی تین بعد میں مر گئے۔ ایک بوڑھی عورت کے دو بچے چٹائیوں کے بنڈل سے چمٹے ہوئے تھے۔ مگر ان دوسرے لوگوں نے جو اسکے ساتھ چمٹنا چاہتے تھے انکو ٹھوکریں مار مار کر نیچے پھینک دیا۔

کراچی ۲۳ مئی۔ حروں کا تعاقب کرنے والی پولیس پارٹی نے پرسوں دس ڈاکوؤں سے مقابلہ کیا مگر ڈاکو بھاگ نکلے۔ تاہم ایک ان میں سے پکڑ لیا گیا۔ کچھ بندوقیں اور گولیاں بھی پولیس کے قبضہ میں آئیں۔ رات کے وقت جب آندھی چل رہی تھی۔ ڈاکوؤں نے پولیس کے کیمپ پر حملہ کر دیا۔ دونوں طرف سے گولیاں چلتی رہیں۔ چار حُر ہلاک ہو گئے۔ بہت سا سرقہ کا مال بھی برآمد کیا گیا۔ پولیس کے تین آدمی بھی ہلاک اور کچھ مجروح ہوئے۔ پنجاب سے مسلح پولیس سندھ پولیس کی مدد کیلئے بھیجی گئی ہے۔

لاہور ۲۳ مئی۔ کل ½۸ بجے شام ایک مال گاڑی کا انجن اور ایک درجن ڈبے ای۔ آئی۔ آر کی لیں لائن پر جولا اور دہیر ریلوے سٹیشنوں کے درمیان پٹڑی سے اتر گئے۔ ڈرائیور۔ فائرمین اور گارڈ مجروح ہوئے۔

نیویارک ۲۳ مئی۔ کیوبا کے نزدیک کسی محوری آبدوز نے میکسیکو کا ایک اور ٹینکر ڈبو دیا۔ پہلے ایک جہاز ڈبونے کے متعلق میکسیکو گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ کا شاید یہ عملی جواب ہے۔ ایک تیسرے جہاز کے متعلق بھی یہ شبہ ہے کہ شاید وہ بھی ڈوب چکا ہو۔ کیونکہ حسب پروگرام وہ واپس نہیں پہنچا۔

برلن ۲۳ مئی۔ ایک ترک جنگی جہاز سمندر میں جنگی مشق کر رہا تھا کہ غلطی سے اسکی طیارہ شکن توپوں نے استنبول کے ایک محلہ پر گولہ باری کی جس سے چند اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔

دہلی ۲۳ مئی۔ حکومت ہند نے حکم دیا ہے کہ آئندہ کوئی شخص کسی گاڑی۔ موٹر۔ یا لاری میں ریڈیو سیٹ نصب نہیں کر سکتا جب تک ڈائرکٹر جنرل سے باقاعدہ اجازت حاصل نہ کی جائے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ برطانیہ کے نائب وزیر جنگ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ یہ امر یقینی ہے کہ ہمیں بہت قربانیاں کرنی پڑینگی۔ غالباً بہت جلد اتحادی فوجیں جارحانہ حملوں کا آغاز کرنیوالی ہیں۔

دہلی ۲۳ مئی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کے سوا ایک وقت میں ۲۰ من سے زیادہ گندم۔ آرد گندم۔ جوار۔ باجرہ جو۔ نخود اور مکی خریدنے کیلئے صوبائی گورنمنٹ سے لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے۔ عام لوگوں کو اجناس خوردنی تھوک خریدنے کی اجازت نہ ہوگی۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے آج ایمپائر ڈے کے موقعہ پر ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ سر سٹیفورڈ کرپس کی تجاویز پیش کرنیسے ہماری غرض یہ تھی کہ ہم ہندوستان کو یقین دلائیں کہ ہمارا مقصد انہیں پوری پوری آزادی دینا ہے اگرچہ ہندوستانیوں نے ان تجاویز کو نامنظور کر دیا ہے مگر پھر بھی ہمارے اس ارادے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ کہ ہندوستانیوں کو سلطنت برطانیہ میں پوری آزادی ہو۔

دہلی ۲۴ مئی۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے اپنی ایک تازہ تقریر میں کہا ہے کہ مجھے امید ہے کہ کانگرس ہندو مسلم اتحاد کے متعلق میری تجویز منظور کرے گی۔ لیکن اگر سمجھوتہ کسی اور طریق سے کر لیا جائے۔ تو میں اپنی تجویز منوانے پر زور نہ دونگا۔

نیویارک ۲۳ مئی۔ وزیر بحری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ سے جو جہاز سامان لیکر برطانیہ جاتے ہیں۔ انمیں سے ۹۹ فیصدی سلامتی سے منزل مقصود پر جا پہنچتے ہیں۔ آپ نے جہاز "نارمنڈی" کو سمندر سے نکالنے کی اجازت دیدی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ابتدائی کام شروع ہو گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۳ مئی۔ مسٹر روزویلٹ نے ایک

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی)